احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 28 جنوری 2013ء

روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
سوموار 28 جنوری 2013ء 15 ربیع الاوّل 1434 ہجری 28 صلح 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 23

مسجد قبا کا سفر

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا کی طرف جاتے تھے۔ کبھی پیدل اور کبھی سوار ہو کر۔ اور جب آپ مسجد میں داخل ہوتے تو دو رکعات نفل ادا کئے بغیر باہر نہ نکلتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب مسجد قبا حدیث نمبر 1117)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بیان فرماتے ہیں:

نمازوں کے اوقات کی پابندی کا آپ پورا خیال رکھتے تھے۔ پانچوں وقت کی نماز کے واسطے (بیت الذکر) میں تشریف لاتے تھے مگر وضو ہمیشہ گھر میں کر کے (بیت الذکر) جاتے تھے۔ جمعہ کے دن پہلی سنتیں بھی گھر میں پڑھ کر (بیت الذکر) تشریف لے جایا کرتے تھے۔ جب تک (بیت) مبارک تیار نہیں ہوئی۔ آپ سب نمازوں کے واسطے بڑی (بیت) اقصیٰ کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضور کے دعویٰ مسیحیت کے ایام کا ذکر کرتے ہوئے حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی تحریر فرماتے ہیں:

میں آپ کی خدمت میں تین مہینے تک رہا اس زمانہ میں حضرت اقدس سخت بیمار تھے اور نماز باجماعت کا اس حالت بیماری اور ضعف میں نہایت التزام رکھتے تھے۔

پھر فرماتے ہیں میں 1882ء سے حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اس وقت کچھ کسی قدر ریش و بروت آیا تھا تب سے وفات کے کچھ ماہ پیشتر تک حاضر خدمت رہا ہمیشہ نماز باجماعت کا حضرت کو پابند پایا۔ (تذکرۃ المہدی ص 70,69)

حضرت میاں امام الدین صاحب سیکھوانی بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت مسیح موعود بیت مبارک میں نماز صبح کے وقت کچھ پہلے تشریف لے آئے ابھی کوئی روشنی نہ ہوئی تھی۔ اس وقت آپ بیت کے اندر اندھیرے میں ہی بیٹھے رہے۔ پھر جب ایک شخص نے آ کر روشنی کی تو فرمانے لگے کہ دیکھو روشنی کے آگے ظلمت کس طرح بھاگتی ہے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 284)

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ قدیم بیت مبارک میں حضرت مسیح موعود نماز جماعت میں ہمیشہ پہلی صف کے دائیں طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے آج کل موجودہ بیت مبارک کی دوسری صف شروع ہوتی ہے۔ یعنی بیت الفکر کی کوٹھڑی کے ساتھ ہی مغربی طرف۔ امام اگلے حجرہ میں کھڑا ہوتا تھا۔ یہاں تک کہ بیت کی توسیع ہوگئی یہاں بھی آپ دوسرے مقتدیوں سے آگے امام کے پاس ہی کھڑے ہوتے رہے بیت اقصیٰ میں جمعہ اور عیدین کے موقعہ پر آپ صف اول میں عین امام کے پیچھے کھڑے ہوا کرتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص 268)

حضرت مسیح موعود کو دعویٰ سے قبل اور دعویٰ کے بعد بھی بارہا مختلف مصالح کیلئے سفر کرنے پڑے مگر ان میں بھی آپ نماز کا بھرپور اہتمام کرتے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب نے بیان کیا کہ:

''حضرت مسیح موعود کے ملازم غفار کا کام اتنا ہی تھا کہ جب آپ مقدمات کے لئے سفر کرتے تو وہ ساتھ ہوتا اور لوٹا اور مصلّٰی اس کے پاس ہوتا۔ ان دنوں آپ کا معمول یہ تھا کہ رات کو بہت کم سوتے اور اکثر حصہ جاگتے اور رات بھر نہایت رقت آمیز لہجہ میں گنگناتے رہتے۔''

(شمائل احمد ص 28)

''میری زندگی میں الفضل کا کردار''
کے عنوان سے احباب کو مضمون لکھنے کی دعوت

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان کے ساتھ روزنامہ الفضل کو 18 جون 2013ء کو 100 سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس ایک صدی میں الفضل خلافت احمدیہ کی آواز اور جماعت احمدیہ کا ترجمان ہونے کے گرانقدر فرائض سرانجام دیتا چلا آیا ہے۔ الفضل کی صد سالہ جوبلی کے اس مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ادارہ ایک تاریخی دستاویزی صد سالہ نمبر شائع کر رہا ہے اس وقیع اور ضخیم نمبر میں معین عناوین پر مضامین کے علاوہ احباب جماعت کو ''میری زندگی میں الفضل کا کردار'' کے عنوان پر عمومی طور پر لکھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ احباب اپنی یادوں کو مجتمع کریں۔ الفضل سے آپ نے، آپ کے قریبی دوستوں، رشتہ داروں اور احباب جماعت نے جو دینی، دنیوی اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے فائدہ اٹھایا ہے ان باتوں کو اس مضمون میں شامل کریں۔ الفضل آپ کے گھر میں کب سے آتا ہے۔ آپ کے بزرگ اور اب اس کو سب گھر والے کس طرح دلچسپی سے پڑھتے اور دینی تعلیمات وخلفاء سلسلہ کی تحریکات، ارشادات اور پیغامات پر عمل کر کے برکات حاصل کرتے ہیں۔ یہ تاثرات پر مبنی مضمون جلد از جلد ایڈیٹر کے نام بھجوا دیں۔ اگر مضمون کمپوز کیا ہو تو اس کی سافٹ کاپی بھجوانے کی بھی درخواست ہے۔

(ایڈیٹر روزنامہ الفضل)

پوسٹل ایڈریس: دفتر روزنامہ الفضل دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) 35460
ای میل: editor@alfazl.org
فون نمبر: 0476213029

حضرت مصلح موعود کے قلم سے

قسط نمبر 55

دیباچہ تفسیر القرآن۔ رسول اکرم ﷺ کے حالات اور خلق عظیم

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کے ایک غریب صحابی جو اتفاقی طور پر نہایت بدصورت بھی تھے گرمی کے موسم میں بوجھ اُٹھا اُٹھا کر ایک طرف سے دوسری طرف منتقل کر رہے تھے۔ ایک طرف اُن کا چہرہ بدصورت تھا تو دوسری طرف گرد و غبار اور پسینہ کی وجہ سے وہ اور بھی بدنما نظر آ رہا تھا۔ عین اس وقت رسول کریم ﷺ بازار میں سے گزرے اور آپ نے اُن کے چہرہ پر افسردگی کی علامتیں دیکھیں۔ آپ خاموشی سے اُن کے پیچھے چلے گئے اور جیسے بچے آپس میں کھیلتے وقت چوری چھپے پیچھے سے جا کر کسی دوست کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیتے اور پھر یہ امید کرتے ہیں کہ وہ اندازہ لگا کر بتائے کہ کس شخص نے اُس کی آنکھیں بند کی ہیں اسی طرح آپ نے اُن کی آنکھوں پر جا کر ہاتھ رکھ دیا۔ اس نے اپنے ہاتھ سے آپ کے بازو اور جسم کو ٹٹولنا شروع کیا اور سمجھ لیا کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یوں بھی وہ سمجھتا تھا کہ اتنے غریب، اتنے بدصورت اور اتنے بدحال آدمی کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اپنی محبت کا اظہار اور کون کر سکتا ہے۔ یہ معلوم کر کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی اس کے ساتھ اظہار محبت کر رہے ہیں اس نے اپنا مٹی آلودہ اور پسینہ سے بھرا ہوا جسم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کے ساتھ ملنا شروع کیا۔ شاید وہ یہ دیکھتا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کا حوصلہ کتنا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے رہے اور اُس کو اِس حرکت سے منع نہ کیا جب وہ پیٹ بھر کر آپ کے کپڑوں کو خراب کر چکا تو آپ نے مذاقاً فرمایا میرے پاس ایک غلام ہے کوئی اس کا خریدار ہے؟ آپ کے اِس فقرہ نے اُس کو عرش سے فرش پر لا کر پھینک دیا اور اِس بات کی طرف اس کی توجہ پھرا دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کون مجھ کو قدر کی نگاہوں سے دیکھ سکتا ہے اور میں کس قابل ہوں کہ غلام کر کے ہی کوئی مجھے خریدے۔ اس نے افسردگی سے کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! میرا خریدار دنیا میں کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں! ایسا مت کہو تمہاری قیمت خدا کی نظر میں بہت زیادہ ہے۔

(شمائل ترمذی باب ماجاء فی صفۃ مزاح رسول اللہ ﷺ)

آپ نہ صرف غرباء کا خیال رکھتے تھے بلکہ اپنی جماعت کو بھی غرباء کا خیال رکھنے کی ہمیشہ نصیحت فرماتے رہتے تھے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنی مجلس میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے فرماتے کہ آپ بھی اس کی سفارش کریں تا کہ نیک کام کی سفارش کے ثواب میں شامل ہو جائیں۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب التحریض علی الصدقۃ (الخ)

اس طرح آپ ایک طرف تو اپنی جماعت کے لوگوں کے دلوں میں غرباء کی امداد کا احساس پیدا کرتے تھے اور دوسری طرف خود سوالی کے دل میں دوسرے مسلمانوں کی نسبت محبت کا احساس پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔

غرباء کے مالوں کی حفاظت

اسلام کی فتح کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت سے اموال آتے جنہیں آپ مستحقین میں تقسیم کر دیتے۔ ایک دفعہ بہت سا مال آیا تو آپ کی بیٹی فاطمہؓ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ! یہ دیکھئے میرے ہاتھ چکی پیس پیس کر زخمی ہو گئے ہیں اگر آپ مجھے ان اموال میں سے کوئی لونڈی یا غلام دے دیں تو وہ میرا ہاتھ بٹا دیا کریں۔ آپ نے فرمایا فاطمہ! میری بیٹی! میں تم کو لونڈی یا غلام رکھنے سے زیادہ قیمتی چیز بتاتا ہوں جب تم سونے لگو تو تم تینتیس دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور چونتیس دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے لونڈی اور غلام سے زیادہ بہتر ہوگا۔

(بخاری کتاب الدعوات باب التکبیر والتسبیح عند المنام)

ایک دفعہ کچھ اموال آئے اور آپ نے اُن کو تقسیم کر دیا۔ تقسیم کرتے وقت ایک دینار آپ کے ہاتھ سے گر گیا اور کسی چیز کی اوٹ میں آ گیا۔ مال تقسیم کرتے کرتے آپ کے ذہن سے وہ بات اُتر گئی سب مال تقسیم کرنے کے بعد آپ مسجد میں آئے اور نماز پڑھائی۔ نماز پڑھانے کے بعد بجائے اس کے کہ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے جیسا کہ آپ کی عادت تھی یا لوگوں کو اپنی ضروریات کے پیش کرنے یا مسائل پوچھنے کا موقع دیتے آپ تیزی کے ساتھ اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے۔ ایسی تیزی کے ساتھ کہ بعض صحابہ کہتے ہیں کہ ہماری گردنوں پر کودتے ہوئے آپ اندر کی طرف چلے گئے اور دینار تلاش کیا پھر واپس تشریف لائے اور باہر آ کر وہ دینار کسی مستحق کو دیتے ہوئے فرمایا یہ دینار گر گیا تھا اور مجھے بھول گیا تھا مجھے نماز پڑھاتے ہوئے یاد آیا اور میرا دل اس خیال سے بے چین ہو گیا کہ اگر میری موت آ گئی اور لوگوں کو یہ مال میرے گھر میں ہی پڑا رہا تو میں خدا کو کیا جواب دوں گا اس لئے میں فوراً اندر گیا اور جا کر یہ مال نکال لایا۔

(بخاری کتاب الاذان باب من صلی بالناس فذکر حاجۃ (الخ)

اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آپ نے صدقہ کو اپنی اولاد کے لئے حرام کر دیا تا ایسا نہ ہو کہ آپ کے اعزاز اور احترام کی وجہ سے صدقہ کے اموال لوگ آپؐ کی اولاد میں ہی تقسیم کر دیا کریں اور دوسرے غریب محروم رہ جائیں۔ ایک دفعہ آپ کے سامنے صدقہ کی کچھ کھجوریں لائی گئیں۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے نواسے تھے اور جن کی عمر اُس وقت دو اڑھائی سال کی تھی اُس وقت آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اُنہوں نے ایک کھجور اپنے منہ میں ڈال لی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً انگلی ڈال کر اُن کے منہ سے کھجور نکالی اور فرمایا یہ ہمارا حق نہیں۔ یہ خدا کے غریب بندوں کا حق ہے۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر عند صرام النخل)

غلاموں سے حسن سلوک

غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کا آپ ہمیشہ وعظ فرماتے رہتے۔ آپ کا یہ ارشاد تھا کہ اگر کسی شخص کے پاس غلام ہو اور وہ اس کو آزاد کرنے کی توفیق نہ رکھتا ہو تو اگر وہ کسی وقت غصہ میں اُس کو مار بیٹھے یا گالی دے تو اُس کا کفارہ یہی ہے کہ اُس کو آزاد کر دے۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام المملوک مما یأکل (الخ)

اِسی طرح آپ غلاموں کو آزاد کرنے کے متعلق اتنا زور دیتے تھے کہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے جو شخص کسی غلام کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلہ میں اس کے ہر عضو پر دوزخ کی آگ حرام کر دے گا۔

(بخاری کتاب کفارات الایمان باب قول اللہ تعالیٰ او تحریر رقبۃ)

پھر آپ فرمایا کرتے تھے غلام سے اتنا ہی کام لو جتنا وہ کر سکتا ہے اور جب اسے کوئی کام لو تو اس کے ساتھ مل کر کام کیا کرو تا کہ ذلت محسوس نہ کرے۔

(مسلم کتاب الایمان باب صحبۃ الممالیک)

اور جب سفر کرو تو یا اس کو سواری پر اپنے ساتھ بٹھاؤ یا اس کے ساتھ باری مقرر کر کے سواری پر چڑھو۔ اس بارہ میں آپ اتنی تاکید فرماتے تھے کہ حضرت ابوہریرہؓ جو اسلام لانے کے بعد ہر وقت آپ کے ساتھ رہتے تھے اور آپ کی اس تعلیم کو اکثر سنتے رہتے تھے وہ کہا کرتے تھے کہ اُس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں ابوہریرہؓ کی جان ہے اگر اللہ تعالیٰ کے رستہ میں جہاد کا موقع مجھے نہ مل رہا ہوتا اور حج کی توفیق نہ مل رہی ہوتی اور میری بڑھیا ماں زندہ نہ ہوتی جس کی خدمت مجھ پر فرض ہے تو میں خواہش کرتا کہ میں غلامی کی حالت میں مروں کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غلام کے حق میں نہایت ہی نیک باتیں فرمایا کرتے تھے۔

(مسلم کتاب الایمان باب ثواب العبد واجرہ (الخ)

معرور بن سویدؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ کو دیکھا کہ جیسے اُن کے کپڑے تھے ویسے ہی اُن کے غلام کے تھے۔ اِس کی وجہ پوچھی کہ آپ کے کپڑے اور آپ کے غلام کے کپڑے ایک جیسے کیوں ہیں؟ تو اُنہوں نے بتایا کہ میں نے ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک شخص کو اُس کی ماں کا طعنہ دیا جو لونڈی تھی اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تو ایسا شخص ہے جس میں ابھی تک کفر کی باتیں پائی جاتی ہیں۔ غلام کیا ہیں؟ تمہارے بھائی ہیں اور تمہاری طاقت کا ذریعہ ہیں خدا تعالیٰ کی کسی حکمت کے ماتحت وہ کچھ عرصہ کے لئے تمہارے قبضہ میں آ جاتے ہیں پس چاہئے کہ جس کا بھائی اُس کی خدمت تلے آ جائے وہ جو کچھ خود کھاتا ہے اُسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اُسے پہنائے اور تم میں سے کوئی شخص کسی غلام سے ایسا کام نہ لے جس کی اُسے طاقت نہ ہو اور جب تم انہیں کوئی کام بتاؤ تو خود بھی ان کے ساتھ مل کر کام کیا کرو۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام المملوک مما یأکل (الخ)

اِسی طرح آپ فرمایا کرتے تھے جب تمہارا نوکر تمہارے لئے کھانا لائے تو اُس کو اپنے ساتھ بٹھا کر کم سے کم تھوڑا سا کھانا ضرور کھلاؤ کیونکہ اُس نے کھانا پکا کر اپنا حق قائم کر لیا ہے۔

(مسلم کتاب الایمان باب اطعام المملوک مما یأکل (الخ)

بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والوں کا احترام

آپ اُن لوگوں کا خاص خیال رکھتے تھے جو بنی نوع انسان کی خدمت میں اپنا وقت خرچ کرتے تھے۔ جب طَیْ قبیلہ کے لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑائی کی اور ان میں سے کچھ لوگ گرفتار ہو کر آئے تو اُن میں حاتم کی جو عرب کا مشہور سخی گزر رہا ہے بیٹی بھی تھی۔ جب اُس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ ذکر کیا کہ وہ حاتم کی بیٹی ہے تو آپ نے نہایت ہی ادب اور احترام کا معاملہ اُس سے کیا اور اُس کی سفارش پر اُس کی قوم کی سزائیں معاف کر دیں۔

(السیرۃ الحلبیۃ جلد 3 صفحہ 227 سریۃ علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

یک قطرہ زبحر کمال محمد است

کتاب سراج منیر میں درج حضرت مسیح موعود کے نشانات

آپ کی ہزارہا پیشگوئیاں آپ کی زندگی میں پوری ہوئیں اور قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی

مکرم محمد رئیس طاہر صاحب

حضرت مسیح موعود کی تصنیف لطیف سراج منیر مئی 1897ء میں شائع ہوئی۔ جو روحانی خزائن جلد 12 میں صفحہ 1 سے 102 تک درج ہے۔ اس کتاب میں حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر جو پیشگوئیاں کی تھیں ان میں سے 37 کا اس کتاب میں ذکر کیا ہے جو آپ کی صداقت کا نشان ہیں۔ اس کے شروع میں ان نشانوں کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’یقیناً یاد رکھیں کہ خدا کاذب کو وہ عزت نہیں دیتا جو اس کے پاک نبیوں اور برگزیدوں کو دی جاتی ہے۔ مردار خوار کاذب کا کیا حق ہے کہ آسمان اس کے لئے نشان ظاہر کرے اور زمین اس کے لئے خارق عادت عجوبے دکھلائے۔ سوائے قوم کے بزرگو! اور دانشمندو! ذرا ٹھنڈے ہو کر واقعات پر غور کرو۔ کیا یہ واقعات کاذبوں سے ملتے ہیں یا سچوں سے۔ کبھی کسی نے سنا کہ کاذب کیلئے آسمان پر نشان ظاہر ہوئے۔ کبھی کسی نے دیکھا کہ کاذب اپنے اعجوبوں میں صادقوں پر غالب آسکا۔ کیا کسی کو یاد ہے کہ کاذب اور مفتری کو افتراؤں کے دن سے پچیس برس تک مہلت دی گئی جیسا کہ اس بندہ کو۔ کاذب یوں ملا جاتا ہے جیسے کھٹمل اور ایسا نابود کیا جاتا ہے جیسا کہ ایک بلبلہ۔ اگر کاذبوں اور مفتریوں کو اتنی مدتوں تک مہلت دی جاتی اور صادقوں کے نشان ان کی تائید کیلئے ظاہر کئے جاتے تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا اور کارخانہ الوہیت بگڑ جاتا۔ پس جب تم دیکھو کہ ایک مدعی پر بہت شور اٹھا۔ اور اس کی مخالفت کی طرف دنیا جھک گئی اور بہت آندھیاں چلیں اور طوفان آئے پر اس پر کوئی زوال نہ آیا تو فی الفور سنبھل جاؤ اور تقویٰ سے کام لو۔ ایسا نہ ہو کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو۔‘‘ (ص3)

پھر فرماتے ہیں۔

’’اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو اگر مجھ سے وہ کام اور وہ نشان ظاہر نہیں ہوتے جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔‘‘ (ص7)

مسئلہ نبوت کے متعلق فرماتے ہیں۔

’’میرے پر یہی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین ﷺ کے بعد بکلی بند ہیں۔ اب نہ کوئی جدید نبی حقیقی معنوں کے رو سے آسکتا ہے اور نہ کوئی قدیم نبی‘‘۔ (ص5)

حضرت مسیح موعود کی آتھم کے متعلق پیشگوئی چار طرح سے پوری ہوئی۔ (1) آتھم توبہ کی شرط سے فائدہ اٹھا کر موت سے بچا۔ (2) اخفاء حق کی وجہ سے ہلاک ہوا۔ (3) عیسائیوں اور مخالفین کے شور مچانے سے براہین احمدیہ کے صفحہ 241 کی پیشگوئی سچی ثابت ہوئی۔ (4) آنحضرت ﷺ کی عیسائیوں اور مومنوں کی لڑائی والی پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ (ص11)

لیکھرام کی پیشگوئی اس لئے کی گئی تھی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے خلاف گستاخانہ الفاظ استعمال کرتا تھا چنانچہ لیکھرام کے متعلق جب پیشگوئی شائع کی گئی تو اس کے شروع میں جو شعر لکھا گیا تھا وہ یہ تھا۔

’’عجب نوریست در جان محمد‘‘

اور اس پیشگوئی کی علت غائی آریہ پر دین حق اور آنحضرت ﷺ کی عظمت کو ظاہر کرنا تھا۔

1887ء میں لیکھرام کو نشان دکھائے جانے کیلئے پوچھا گیا اس کے ہاں کہنے پر دعا کی گئی اور پھر 20 فروری 1893ء کو ایک اشتہار میں رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دینے کی وجہ سے اسے ایک بے جان گوسالہ کی طرح چھ سال کے اندر عید کے دن کے قریب کے دن ہلاک ہونے کی خبر دی گئی۔ پھر یہ بھی بتایا گیا تھا کہ 2/اپریل 1893ء کو کشف میں ایک مہیب شکل والا قوی ہیکل شخص دیکھا جو پوچھتا ہے کہ ’لیکھرام کہاں ہے‘ گویا وہ اس کی سزا پر مقرر ہے۔ لیکھرام 2 شوال 1314 ہجری کو ہلاک ہوا۔

لیکھرام کی ہلاکت کے بعد اخبارات نے اس نشان کو مشتبہ کرنے کی کوشش کرتے ہوئے حضور پر الزام لگایا کہ لیکھرام کو اپنے مرید کے ذریعہ قتل کروایا ہے۔ حضور نے اس کا یہ جواب عطا فرمایا کہ ہم قتل نہیں کرواسکتے کیونکہ ہم بیعت تقویٰ پر لیتے ہیں اور قتل کا منصوبہ تقویٰ کے خلاف ہے۔ جو مرید چھوٹی چھوٹی باتوں کے دیکھنے سے ابتلاء میں پڑتے ہیں وہ اتنا بڑا قدم تقویٰ کے خلاف کیسے اٹھا سکتے ہیں۔

اس واقعہ کے بعد آریوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود کے قتل کے منصوبے بنائے گئے۔ حضور نے ایسے کئی خطوط کا خلاصہ درج فرمایا جن میں ان منصوبوں کا ذکر کیا گیا تھا۔ لیکن اس سے بھی خدا کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ ’’سلامت برتو اے مرد سلامت‘‘۔

فرمایا: اس کے قتل پر براہین احمدیہ صفحہ 241 اور 510 والی پیشگوئیاں بھی پوری ہوئیں جن میں میرے خلاف مکر کئے جانے اور فتنہ پھیلانے کی پیشگوئیاں تھیں۔ اور مجھے صبر کی تلقین کی گئی تھی۔

پیسہ اخبار نے لکھا کہ لیکھرام کا قتل نشان نہیں کیونکہ وہ کسی عورت سے محبت کرتا تھا اس کے کسی عزیز نے قتل کر دیا۔ حضور نے فرمایا کیا یہ خدا والوں کی نشانی ہے۔ اصل میں لیکھرام کا نشان ان لوگوں کیلئے ہے جنہوں نے آتھم کے نشان میں شک کیا تھا۔ (ص11 تا 32)

اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے جلسہ مذاہب لاہور میں اپنے مضمون کے بالا رہنے کے نشان کا ذکر فرمایا ہے اور ان اخبارات کے نام بھی درج فرمائے ہیں جنہوں نے اس مضمون کے بالا رہنے کا اقرار کیا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود نے نمبروار اپنے نشانات کو درج فرمایا ہے۔ جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

☆ احمد بیگ ہوشیارپوری کے متعلق پیشگوئی تھی کہ چند مصیبتیں دیکھ کر تین سال کے اندر مرے گا۔ چنانچہ بیٹے اور ہمشیرہ کی وفات کے بعد تین سال کے اندر مر گیا۔ (ص35)

☆ شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپوری کو مصیبت پہنچنے کی خبر دی گئی۔ اس پر ناحق خون کا مقدمہ ہوا۔ اور پیشگوئی پوری ہوئی۔ (ص36)

☆ سردار محمد حیات خان جج کو مقدمہ سے مخلصی کی خبر دی گئی جو سچ نکلی۔ (ص36)

☆ سرسید احمد خان کو سخت صدمہ پہنچنے کی پیشگوئی کی گئی جو پوری ہوئی۔ (ص36)

☆ سبز ورق پر لڑکے کی پیدائش کی خبر دی گئی تھی۔ اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود احمد رکھا گیا اور وہ نویں سال میں ہے۔ (ص36)

☆ رسالہ نور الحق میں تیسرے لڑکے شریف احمد کے پیدا ہونے کی خبر شائع کی گئی تھی۔ وہ اب دوسرے سال کو پورا کرنے والا ہے۔ (ص37)

☆ 1886ء میں دلیپ سنگھ کے قصد پنجاب میں ناکام رہنے کی خبر دی گئی۔ جو سچی نکلی۔ (ص37)

☆ جلسہ مذاہب لاہور میں مضمون غالب رہنے کی پیشگوئی کی۔ اور ہمارا مضمون ہی غالب رہا۔ (ص37)

☆ قادیان کے ہندو بشمبر داس کی قید کے نصف ہونے کی اطلاع اس کے بھائی شرمپت کو دی گئی۔ اگر نہیں دی گئی تو وہ قسم کھائے کہ نہیں دی گئی تھی اور قسم کے بعد اگر قہر الٰہی نہ پڑے تو جو چاہو سزا دو۔ (ص37)

☆ پنڈت دیانند کے مرنے کی اس کی موت سے تین چار مہینے قبل اطلاع دی گئی تھی جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ (ص39)

☆ براہین احمدیہ کے صفحہ 239 میں خدا کی طرف سے عربی میں اعجازی بلاغت وفصاحت عطا کئے جانے کی خبر دی گئی تھی۔ جو کہ سچائی کا ایک نشان ہے۔ اس کے بعد عربی میں کتابیں لکھیں اور مخالفین کو ان کا مقابلہ کرنے کی ترغیب دلائی گئی اور پانچ ہزار روپے تک انعام دینے کا وعدہ بھی کیا گیا لیکن کوئی مقابل پر نہ لکھ سکا۔ (ص39)

☆ براہین احمدیہ کے صفحہ 238 پر علم قرآن کا نشان دئے جانے کی پیشگوئی درج ہے۔ کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی مقابلہ کی دعوت کے باوجود کسی نے مقابلہ نہ کیا۔ (ص40)

فہم قرآن کا جو نشان آپ کو عطا کیا گیا تھا آپ کی کتب اس پر گواہ ہیں اور مخالفین کے اعترافات بھی۔

☆ خدا کی مدد اور لوگوں کے دور دور سے آنے کی خبر براہین احمدیہ کے صفحہ 241 میں درج تھی۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آرہا ہے۔ (ص42)

☆ براہین احمدیہ صفحہ 239 میں تمام مذاہب پر فتح دیئے جانے کی پیشگوئی ہے۔ اور چمکتے ہوئے نشان ظاہر ہونے کا ذکر ہے۔ اور مخالفین کے قتل کے منصوبے بنانے اور ان سے محفوظ وسلامت رہنے کی پیشگوئیاں درج ہیں جو سب پوری ہو رہی ہیں۔ ان قتل کے منصوبوں کے متعلق بعض اخباروں اور خطوط کے ذریعہ ملنے والی اطلاعیں حضور نے اس کتاب کے صفحہ 46 کے حاشیہ میں درج کی ہیں۔ (ص42)

☆ عبداللہ آتھم کی نسبت پیشگوئی بھی نہایت صفائی سے پوری ہوئی۔ توبہ کی شرط سے پہلے فائدہ اٹھایا جس کی کئی علامات ظاہر ہوئیں۔ مثلاً علیحدگی میں بیٹھ گیا، مباحثات ومناظرات نہ کئے، بخار آیا تو بول اٹھا کہ ’ہائے میں پکڑا گیا‘۔ لیکن جب حق کا اخفاء کیا اور چار ہزار روپے کے انعام کے اعلان کے باوجود سچائی کا اظہار نہ کیا تو پھر پکڑا گیا۔ اس پیشگوئی میں براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی بھی پوری

ہوئی جس میں عیسائیوں کی طرف سے فتنہ کے اٹھائے جانے کی خبر دی گئی تھی۔حضور نے براہین احمدیہ کی خبر میں تین فتنوں کی بھی تفصیل بیان فرمائی۔(1) عیسائیوں کی طرف سے آتھم کی پیشگوئی کے متعلق اٹھایا گیا۔(2) کفر کے فتویٰ کا فتنہ۔(3) لیکھرام کی موت پر ہندوؤں کی طرف سے قتل کے منصوبوں کا فتنہ۔ حضور نے نو افراد کے نام لکھ کے کہ یہ قسم کھائیں کہ کیا یہ فتنے نہیں اٹھائے گئے۔ (ص50تا60)

☆آتھم کی پہلی میعاد گزرنے سے قبل انوارالاسلام میں اس کے توبہ کرنے اور خدا کی طرف سے مہلت دیئے جانے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔اور یہ خبر بھی تھی کہ ایک گروہ پہلے ایمان لائے گا اور دوسرا ان نشانوں کے بعد ایمان لائے گا۔چنانچہ کئی خطوط مل رہے ہیں۔کہ ہم غلطی پر تھے۔ (ص60)

☆براہین احمدیہ کے صفحہ 227 پر ملاوامل ہندو کے بارے میں پیشگوئی درج ہے کہ وہ بیمار ہوا اور خوفناک خواب دیکھ کر پریشان ہو کر میرے پاس روتا ہوا آیا اس کیلئے دعا کی گئی اور ''آگ کے ٹھنڈا ہونے کی خبر دی گئی'' اور یہ آریہ خدا کے فضل سے صحت پا گیا۔نیز حضور نے یہ بھی لکھا کہ اگر ان کو یہ شک ہے کہ میں نے جھوٹ بولا ہے تو قسم کھائیں کہ نشان ظاہر نہیں ہوا تھا۔تو خدا ضرور ان کو عبرت کا نشان بنادے گا۔ (ص62)

اس جگہ حضور نے عیسائیوں کی خودغرضی کا ذکر فرمایا کہ وہ اپنے گناہوں کے کفارہ کیلئے حضرت مسیح ناصریؑ کو ملعون قرار دیتے ہیں۔اس کے بعد حضور نے ان کے صلیبی موت سے نجات پانے کے چند دلائل لکھے۔اور پھر نشانوں کا ذکر شروع کر دیا۔ (ص64)

☆براہین احمدیہ صفحہ 239 پر یہ خدا کا وعدہ درج ہے کہ''خدا اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کرے گا تا وہ مومنین کیلئے نشان ہو'' ان نعمتوں میں جلسہ مذاہب لاہور میں مضمون غالب رہنا،عربی کتب میں مخالفین کا ناکام رہنا،خدا کی مالی نصرتیں اور مومنین کی جماعت ملنا مراد ہے اور یہ سب ظہور میں آ گیا۔ (ص66)

☆براہین احمدیہ صفحہ 240 پر یہ پیشگوئی درج ہے کہ''کہہ دے کہ میرے پاس خدا کی گواہی ہے پس کیا تم اس پر ایمان لاؤ گے......اور قبول کرو گے''۔یہ خبر کسوف خسوف، جلسہ مذاہب میں مضمون غالب رہنے،آتھم اور لیکھرام کے نشانوں کے متعلق تھی اور آخری دو نشانوں کے وقت فتنے اٹھنے تھے ان کے متعلق بھی خبر پہلے سے دے دی گئی تھی۔ (ص67)

☆براہین احمدیہ صفحہ 240 پر مردوں کے زندہ ہونے،جماعت کے ملنے،نشانوں کے ظاہر ہونے اور مخالفت کے ہونے اور ناکام رہنے کی خبریں بھی دی گئیں۔جو سب صفائی سے پوری ہوئیں۔ (ص71)

☆براہین احمدیہ صفحہ 241 پر یہ پیشگوئی درج تھی''فتح وہی ہے جو اس ولی کی فتح ہے......تمام لوگوں سے زیادہ بہادر ہے۔اگر ایمان ثریا پر چلا گیا ہوتا تو یہ اس کو وہاں سے لے آتا۔خدا اس کے برہان کو روشن کردے گا''۔ (ص72)

☆براہین احمدیہ کے صفحہ 241 پر درج ہے کہ''تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔خدا تیرا ذکر اونچا کردے گا۔اور خدا اپنی نعمتیں دنیا اور آخرت میں پوری کردے گا''۔یعنی دین اور دنیا کے بلند مراتب والے سچے دل سے تعریفیں کریں گے۔ (ص73)

☆سترہ برس قبل براہین احمدیہ صفحہ 242 پر جب میرے ساتھ صرف دو تین آدمی ہوں گے یہ خبر دی گئی کہ''میں تیری محبت دلوں میں ڈالوں گا۔تجھے قدم صدق والی جماعت ملے گی۔اور لوگوں سے ملتے ہوئے تھکنا نہیں اور اپنے مکان کو وسیع کرلے''اس سے خدا کا علم غیب ثابت ہوتا ہے۔ (ص73)

☆براہین احمدیہ صفحہ 489 میں یہ پیشگوئی درج ہے''تو میری جناب میں وجیہہ ہے میں نے تجھے چن لیا......تیری مدد کی جائے گی اور تو لوگوں میں مشہور ہوگا''۔اس وقت گاؤں کے بہتیرے لوگ مجھے نہ جانتے تھے مگر اب غیر قوموں میں بھی واقف ہیں۔ (ص74)

☆براہین احمدیہ صفحہ 490 میں درج ہے کہ''پاک ہے وہ خدا جو مبارک اور بلند ہے۔تیری بزرگی کو اس نے زیادہ کیا تیرے باپ دادا کا نام منقطع ہو جائے گا......اور تیرے وجود کو تیرے خاندان کی بنیاد ٹھہرائے گا''۔اس میں دو پیشگوئیاں تھیں۔ایک اچھی اولاد عطا کرے گا۔دوسرے شرف اور مجد کا ابتداء اس عاجز سے ہوگا۔ (ص74)

☆براہین احمدیہ کے صفحہ 492 پر یہ پیشگوئی درج ہے۔''خدا تجھے نہیں چھوڑے گا۔جب تک پاک اور پلید میں فرق نہ کرے اور خدا اپنے امر پر غالب ہے۔لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے''۔ (ص75)

☆براہین احمدیہ کے صفحہ 492 پر میرے خلیفہ بنائے جانے کی پیشگوئی درج ہے۔جو پوری ہوئی۔ (ص75)

☆براہین احمدیہ صفحہ 506 پر یہ پیشگوئی درج ہے کہ''اگر خدا ایسا نہ کرتا تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا''۔یہ ہندوؤں اور عیسائیوں کو دکھائے جانے والے نشان کی طرف اشارہ تھا۔ (ص76)

☆براہین احمدیہ صفحہ 515 پر درج ہے۔''ایک کھلی کھلی فتح ہم تجھ کو دیں گے''۔پھر ایک میری تصویر کشف میں دکھائی گئی جس پر''حجۃ اللہ القادر اور سلطان احمد مختار'' لکھا ہوا ہے۔اس میں لیکھرام کے نشان کی خبر تھی جو کئی لحاظ سے پوری ہوئی۔ (ص76)

☆براہین احمدیہ صفحہ 522 پر یہ پیشگوئی درج ہے۔''بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد۔پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار۔خدا تیرے سارے کام کرے گا۔رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا''۔یعنی خدا کی پاک رحمتیں اس طرف متوجہ ہیں۔ (ص78)

☆براہین احمدیہ صفحہ 510 اور 556 تا 560 پر یہ پیشگوئیاں درج ہیں کہ خدا نشان دکھلائے گا اور میں غالب رہوں گا مخالفت ہوگی فتنے ہوں گے مگر نصرت الٰہی سے کامیاب و کامران ہوں گا۔ (ص78)

☆براہین احمدیہ صفحہ 558 اور 559 پر درج ہے۔''خدا کا دوست،خدا کا خلیل،خدا کا شیر،ہم نے ہر ایک امر میں تیرے لئے آسانی پیدا کردی،بیت الفکر،بیت الذکر اور جو اس میں داخل ہوا امن میں آ گیا،بیت الذکر برکت دینے والا اور برکت دیا گیا اور ہر ایک برکت کا کام اس میں کیا جائے گا''۔یہ باتیں بھی پوری ہوئیں۔ (ص79)

☆براہین احمدیہ صفحہ 521 پر یہ پیشگوئی درج ہے۔''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔(ص80) یہ نشان بھی پورا ہو گیا۔

☆ازالہ اوہام میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ''تیری عمر اسی برس ہوگی''۔یہ الہام بائیس برس قبل کا ہے۔ (ص81)

☆خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ''جو شخص مقابل پر آئے گا خدا اس میدان میں میری مدد کرے گا''۔پس جو شخص ایک مدت تک صحبت میں رہا اس نے بچشم خود مشاہدہ کیا اور کر رہے ہیں۔ (ص81)

حضور اقدس نے ان تمام نشانات کو رسول اللہ ﷺ کے نشانات قرار دیا اور فرماتے ہیں۔

''ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبیؐ اور زندہ نبیؐ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبیؐ صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ ہے جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی......ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی امی کی پیروی سے پائی ہے اور جو شخص پیروی کرے گا وہ بھی پائے گا اور ایسی قبولیت اس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اس کا خدا ہوگا اور جھوٹے خدا سب اس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی۔ (ص82)

پھر فرماتے ہیں۔

''خدا نے اپنے نور کو چادر کی طرح زمین پر پھیلا دیا۔اب کیا تم خدا سے لڑو گے کیا فولادی قلعہ سے اپنا سر ٹکراؤ گے کچھ شرم کرو اور سچائی کے آگے مت کھڑے ہو۔خدا نے دیکھا ہے کہ زمین بدعات اور شرک اور بدکاریوں سے جل گئی ہے اور نجاست کو پسند کیا جاتا ہے اور سچائی کو رد کیا جاتا ہے سو اس نے جیسا کہ اس کی قدیم سے عادت ہے دنیا کی اصلاح کیلئے توجہ کی۔کیونکہ سچی تبدیلی آسمان سے ہوتی ہے نہ زمین سے اور سچا ایمان اوپر سے ملتا ہے نہ نیچے سے۔'' (ص83)

اس کے بعد منشی گلاب الدین رہتاسی صاحب کی نظم شائع فرمائی ہے۔اس کے بعد مہمان خانہ کیلئے چندہ دینے والوں کی فہرست بھی اس کتاب میں درج ہے اس کے بعد خواجہ غلام فرید چشتی پیر نواب صاحب بہاولپور کے عربی اور فارسی زبان میں لکھے ہوئے دو خطوط شامل اشاعت فرمائے ہیں جن میں خواجہ صاحب نے مباہلہ کے جواب میں حضور کو لکھا ہے کہ میں آپ کو خدا کا بندہ صالح سمجھتا ہوں اور ساتھ دعا کی درخواست بھی کی ہے۔پھر آخر میں حضرت مسیح موعود کا منظوم فارسی کلام بھی اسی کتاب کا حصہ ہے۔جس کے چند شعر یہ ہیں۔ ؎

آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادہ عرفان ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
منکہ می بینم رخ آں دلبرے
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

غوری

الملک اشرف قانصوہ (833-924ھ/ 1430-1516ء) مصر کے برجی مملوکوں میں سے تیئسواں فرمانروا 906ھ/1500ء میں مسند نشین ہوا۔اس نے ستر سال کی عمر میں بڑی ہمت و مستعدی سے حکمرانی کا کاروبار شروع کیا۔بحیرۂ احمر میں حسین الکردی کے زیر قیادت مصری بیڑا تیار کرایا۔اسماعیل صفوی شاہ ایران نے اطراف شام میں غارت گرانہ یورشیں شروع کردی تھیں۔انہیں روک دیا۔یکایک عثمانی سلطان سلیم اول سے مرج دابق (شام) میں جنگ پیش آ گئی (1516ء)۔الغوری کی عمر چھیاسی سال کی ہو چکی تھی،تاہم گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ میں پہنچا۔شکست کھائی اور مارا گیا۔اپنے پیچھے کئی آثار چھوڑے۔بہت سے پل بنوائے تھے۔ایک مدرسہ اور اس کے ساتھ اپنے لئے مقبرہ بھی تیار کرایا تھا مگر اس میں دفن نہ ہو سکا۔

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا)

ہمدردی مخلوق خدا کے متعلق حضرت مسیح موعود کے بصیرت افروز ارشادات

خداتعالیٰ کی رضا کیلئے انسان کو خدمت خلق اور ہمدردی مخلوق میں مصروف رہنا چاہئے

یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

شرط بیعت

حضرت مسیح موعودؑ شرائط بیعت میں سے نویں شرط بیعت میں فرماتے ہیں:۔

عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد1 ص160)

آنحضرتؐ ہمدردی مخلوق میں سب سے بڑھے ہوئے تھے

''جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خداتعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظل اللہ بنتا ہے پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ اس مرتبہ میں کل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خداتعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں''۔

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1902ء)

ہمدردئ خلائق کا نمونہ

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں، میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 75,70 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا، مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد1 ص305)

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی ضائع نہیں کرسکتا۔ خداتعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کزرع ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تعاونوا (-) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں۔ تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آ جاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔...... اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم۔ ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ (ملفوظات جلد دوم ص263)

میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پرواہ کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خداتعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خداتعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خداتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خداتعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں؛ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خداتعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خداتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص215)

حقوق العباد کا پہلو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خداتعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خداتعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خداتعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خداتعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے

ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔ میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہوگا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہوگا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص216)

مخلوق کے حقوق کو بھی
کماحقہٗ ادا کرو

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خداتعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خداتعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہٗ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہوگا اس وقت تک خداتعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خداتعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خداتعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص407)

بھائیوں سے سچی محبت اور
ہمدردی سے پیش آئیں

یاد رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہوگی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کر لے گا.........

یاد رکھو یہ خداتعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکھو کہ انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کر لے اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے تب تک خداتعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص408)

حقوق العباد۔ حقوق اللہ
شریعت کے دو بڑے حصے

شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص214)

ہمسایہ کی خبر گیری

پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص215)

کل مخلوق سے ہمدردی

سورۃ فاتحہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت رَبُّ الْعَالَمِیْن بیان کی ہے۔ جس میں تمام مخلوقات شامل ہے۔ اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آ جاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ گویا خداتعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے۔ خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے۔ اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد دوم ص262)

ماں جیسی ہمدردی

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خداتعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا اخلاق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص69)

نوع انسان سے ہمدردی

میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد نمبر17 ص14)

بنی نوع انسان سے
محبت کرتا ہوں

دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد17 ص344)

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح وتقریب شادی

مکرم عامر احمد صاحب کارکن دفتر وصیت شعبہ کمپیوٹر تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد برہان صاحب باب الابواب ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم شجر احمد صاحب ابن مکرم گل محمد صاحب مرحوم دارالنصر شرقی ربوہ مورخہ 8 جنوری 2013ء کو مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان نے باب الابواب غربی میں کیا اور رخصتی عمل میں آئی۔ اگلے روز دارالنصر شرقی میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کیا گیا۔ دلہن مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی نواسی اور مکرم الحاج مرزا محمد عثمان مرحوم ابن حضرت حافظ مرزا محمد اسحاق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

نکاح

مکرم سعید احمد ریحان صاحب اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم حماد احمد ریحان صاحب ربوہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ سائرہ شمس صاحبہ بنت مکرم ابراہیم شمس صاحب مرحوم کراچی مورخہ 11 جنوری 2013ء کو بعد نماز عصر بمقام بیت المبارک ربوہ مکرم بشارت احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح ارشاد مرکزیہ نے تین لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ دلہا مکرم ملک احمد خان ریحان صاحب کا پوتا، مکرم چوہدری ماسٹر عبدالمجید صاحب واقف زندگی کا نواسا اور حضرت محمد صادق جہلمی صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی اولاد میں سے ہے۔ جبکہ دلہن مکرم حاجی پیر محمد صاحب کی پوتی، مکرم امام دین صاحب کی نواسی اور حضرت فتح دین گوندل صاحب پیر کوٹ ثانی رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ دونوں وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

داخلہ برائے انٹرمیڈیٹ

بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد نے انٹرمیڈیٹ پارٹ فرسٹ/ پارٹ سیکنڈ ریگولر اور پرائیویٹ امیدواران کے لئے داخلہ جات کا اعلان کردیا ہے۔ پرائیویٹ امیدواران کے لئے نارمل فیس کے ساتھ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 فروری 2013ء ہے۔

سائنس گروپ: پارٹ فرسٹ کے لئے 1050 روپے، پارٹ سیکنڈ کے لئے 1650 روپے اور کمپوزٹ (11th+12th) کے لئے 2050 روپے فیس ہے۔

آرٹس گروپ: پارٹ فرسٹ کے لئے 950 روپے، پارٹ سیکنڈ کے لئے 1550 روپے اور کمپوزٹ (11th+12th) کے لئے 1950 روپے فیس ہے۔

داخلہ فارم UBL ربوہ برانچ یا نظارت تعلیم سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرمہ پروین حمید صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید شاہد صاحب تحریر کرتی ہیں۔

مکرمہ امۃ الوحید نصیر صاحبہ کا شوکت خانم ہسپتال میں کامیاب آپریشن ہوگیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم نصیر احمد شریف صاحب معلم سلسلہ حافظ والا ضلع میانوالی تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ حافظ والا ضلع میانوالی کے مخلص دوست مکرم فجر علی صاحب ابن مکرم میاں چھجو صاحب آف پپلاں 6 جنوری 2013ء کو مختصر علالت کے بعد 76 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ خاکسار نے نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد محترم حبیب اللہ بلوچ صاحب مربی سلسلہ ضلع میانوالی نے دعا کروائی۔ مرحوم پپلاں میں گھڑی سازی کا کام کرتے تھے اپنے شاگرد بشیر احمد مرحوم (جو کہ احمدی تھے) کے ساتھ زیارت مرکز کے لئے گئے۔ چند روز مرکز میں قیام کیا۔ ذہین وفہیم تھے آپ نے حق کو پہچان لیا 1980ء میں بیعت کرلی۔ مخالفانہ کوششوں کو بڑے صبر وتحمل سے برداشت کیا۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق رکھتے تھے۔ بہت سی سعید روحوں کا حق کی طرف آنے کا موجب بنے۔ دعوت الی اللہ کی پاداش میں کئی دفعہ تھانے میں بلائے گئے کوئی خوف گھبراہٹ محسوس نہ کرتے۔ تھانے میں بے دھڑک بات کرتے۔ گھڑی سازی کی دکان پر ہمیشہ تین چار غیر از جماعت دوست بیٹھے رہتے تھے۔ چائے بھی چل رہی ہوتی اور مسائل پر بات چیت بھی ہوتی رہتی۔ غیر شادی شدہ تھے اپنے شاگرد بشیر احمد صاحب کی وفات پر مرحوم کے بچوں کے ساتھ نہایت پیار ومحبت کا سلوک کیا ان کے تمام اخراجات اپنے ذمے لئے تادم آخر اس پدرانہ شفقت کو نبھایا۔ مرحوم شاگرد کی تین بیٹیوں اور دو بیٹوں کی کفالت کی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم خواجہ عبدالغفار صاحب سابق زعیم انصار اللہ دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے داماد مکرم امجد خان صاحب جرمنی کے والد محترم احمد خان صاحب ولد مکرم دل محمد صاحب 9 جنوری 2013ء کو بقضائے الٰہی ربوہ میں بعمر تقریباً 76 سال وفات پاگئے۔ وفات کے وقت مرحوم کے تمام بیوی بچے جرمنی میں تھے جب کہ مرحوم چند ہفتوں کے لئے ربوہ اپنے گھر واقع دارالفتوح آئے ہوئے تھے۔ ربوہ کی مقدس بستی سے مرحوم کا لگاؤ اور محبت کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ آپ ہر سال باقاعدگی سے ربوہ آتے تھے اور بعض دفعہ سال میں دو چکر لگاتے تھے۔ مرحوم کی پیدائش قادیان میں ہوئی اور قیام پاکستان کے بعد ان کا سارا خاندان ہجرت کرکے پاکستان آگیا تھا۔ آپ حضرت میاں امام دین صاحب قادیانی رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔

منارۃ المسیح قادیان کی تعمیر کے ابتدائی مرحلے میں اینٹوں کے لئے زمین مرحوم مکرم احمد خان صاحب کے دادا حضرت میاں امام دین صاحب قادیانی نے ہی حضرت مسیح موعود کو پیش کی تھی۔

(تاریخ احمدیت جلد دوم صفحہ 117)

مرحوم کے والد مکرم دل محمد صاحب قیام پاکستان کے وقت پہلے سندھ میں آباد ہوئے بعد میں جماعت کا مرکز ربوہ قائم ہونے پر فوری طور پر یہاں منتقل ہوگئے۔ 1974ء میں جن احمدیوں کو حکومت نے گرفتار کیا تھا ان میں مرحوم بھی شامل تھے۔ اس طرح آپ کو اسیر راہ مولیٰ رہنے کا اعزاز بھی حاصل تھا۔ مرحوم گوناگوں خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں کی ہمدردی، ضرورتمند عزیز واقارب کی مالی امداد خفیہ طور پر کرنا۔

مرحوم کا ایک خاص وصف تھا۔ مرحوم نہایت سادہ مزاج اور صاف گو انسان تھے۔ ملنے جلنے والوں کی بھرپور مہمان نوازی ان کا خاصہ تھا۔ بڑے ہنس مکھ اور سنجیدہ مزاج رکھنے والے تھے۔ مرحوم کا خلافت کے ساتھ والہانہ پیار اور وفا کا تعلق تھا۔ جماعتی چندہ جات کی ادائیگی میں کبھی سستی نہیں کرتے تھے۔ مرحوم صفائی پسند تھے۔ گھر میں اکیلے رہنے کے باوجود گھر کے استعمال کی ہر چیز سلیقہ سے پڑی ہوتی تھی۔ اللہ کے فضل سے مرحوم کے 6 بیٹے ہیں۔ جو سب کے سب جرمنی میں ہوتے ہیں اور صاحب روزگار ہیں۔ بیٹوں کے علاوہ پسماندگان میں بیوہ اور 2 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مغربی معاشرے میں رہتے ہوئے بھی مرحوم نے اپنی مدبرانہ صلاحیتوں کی بدولت سب بچوں کو متحد رکھا ہوا تھا۔ مرحوم کی تدفین سے قبل تمام بیٹے بیٹیاں جرمنی اور دوسرے ملکوں سے پہنچ چکے تھے۔ نماز جنازہ 10 جنوری کو بعد نماز عصر بیت المہدی گول بازار میں ہوئی اور اسی روز قبرستان عام میں تدفین عمل میں لائی گئی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور مغفرت کرے اور پسماندگان کو صبر اور حوصلہ سے مرحوم کی جدائی کا غم برداشت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

☆..........☆..........☆

گوندل کے ساتھ پچاس سال

★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی

بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ

فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

5 فروری 2013ء

12:00 am	ریئل ٹاک
12:55 am	راہ ہدیٰ
2:25 am	خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء
3:20 am	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
4:25 am	سیرت حضرت مسیح موعود
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	ان سائیٹ
5:35 am	الترتیل
6:00 am	خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء
6:55 am	کڈز ٹائم
7:25 am	ایم ٹی اے ورائٹی
8:20 am	جلسہ سالانہ قادیان 2011ء
9:20 am	شمائل نبوی ﷺ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع 2008ء
1:00 pm	ان سائیٹ
1:15 pm	آئل پینٹنگ
1:50 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	سندھی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور ان سائیٹ
5:20 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک
7:00 pm	بنگلہ پروگرام
8:15 pm	سپینش سروس
9:00 pm	بائبل کی پیشگوئیاں
9:25 pm	سیرت النبی ﷺ
10:00 pm	فرنچ پروگرام
10:30 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	لجنہ اماء اللہ یوکے اجتماع

6 فروری 2013ء

12:30 am	عربی سروس
1:30 am	ان سائیٹ
1:55 am	براہین احمدیہ
2:30 am	آئل پینٹنگ
3:10 am	سیرت النبی ﷺ
4:00 am	سوال و جواب
5:15 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
7:25 am	فرنچ پروگرام
8:00 am	آئل پینٹنگ
8:30 am	بائبل کی پیشگوئیاں
9:00 am	سیرت النبی ﷺ
9:45 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس
11:40 am	الترتیل
12:10 pm	جلسہ سالانہ قادیان
1:15 pm	ریئل ٹاک
2:15 pm	سوال و جواب
3:20 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	سواحیلی سروس
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس
5:55 pm	الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ 27 اپریل 2007ء
7:25 pm	بنگلہ پروگرام
8:30 pm	فقہی مسائل
8:55 pm	کڈز ٹائم
9:25 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	میدان عمل کی کہانی
10:55 pm	الترتیل
11:25 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:45 pm	جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

7 فروری 2013ء

12:50 am	ریئل ٹاک
1:50 am	فقہی مسائل
2:15 am	کڈز ٹائم
2:45 am	میدان عمل کی کہانی
3:20 am	خطبہ جمعہ 13 اپریل 2007ء
4:20 am	انتخاب سخن
5:30 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:45 am	تلاوت قرآن کریم
5:55 am	الترتیل
6:25 am	جلسہ سالانہ قادیان 2009ء
7:30 am	فقہی مسائل
7:55 am	مشاعرہ
8:40 am	فیتھ میٹرز
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:35 am	یسرنا القرآن
12:00 pm	وقف نو اجتماع 2011ء
1:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
2:00 pm	ترجمۃ القرآن
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	پشتو سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm	Shotter Shondhane
8:00 pm	آئینہ
8:35 pm	سیرت النبی ﷺ
9:05 pm	Maseer-e-Shahindgan
9:40 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:45 pm	یسرنا القرآن
11:05 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:30 pm	الحوار المباشر LIVE

ربوہ میں طلوع و غروب 28 جنوری

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:02
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:40

سیل سیل سیل
ریڈی میڈی ملبوسات کی
مخصوص ورائٹی پر محدود مدت کیلئے
سالانہ کلیرنس سیل شروع ہے۔
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار۔اقصیٰ روڈ ربوہ۔فون: 6212039

Skylite Training Institute Of Information Technology
سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجرا ہو چکا ہے
JOB OPPORTUNITIES
MBA اور Graduates کے لیے آج ہی رابطہ کریں
jobs@skylite.com 25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع
داخلے جاری ہیں
مناسب فیس
انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب
کمپیوٹر بیسک | مائیکروسافٹ آفس | ویب ڈویلپمنٹ | آن لائن مارکیٹنگ | گرافکس ڈیزائننگ
047-6215742 4/14 سیکنڈ فلور، گولبازار ربوہ Skylite Communications

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ: ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے۔

سیل - سیل - سیل
S.Price Rs 200 to Rs 400
نیز بچگانہ سکول شوز صرف -/350 روپے
نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ
فون: 0476213835

دبنگ گرینڈ سیل سیل سیل
وردہ فیبرکس
گرم، کھدر، لینن، کاٹن، وول، مرینہ اور گرم شال کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے۔ امپورٹڈ نیٹ کے بازو دستیاب ہیں۔ لینن شرٹ، مرینہ شرٹ چیلنج ریٹ کے ساتھ خریدیں
عاطف احمد فون: 0333-6711362

مناسب دام - با اعتماد سروس
اپنا چشمہ سنٹر
جنریشن آئی لینز چوائس
بیوٹی پارلرز کے لئے کلر لینز مناسب ریٹ پر دستیاب ہیں۔
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
میاں سہیل احمد: 0345-7963067

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10